روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ہفتہ 5 نومبر 2016ء 4 صفر 1438 ہجری 5 نبوت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 251

دین اور دنیا کے کاموں میں فرق

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اس شخص کی طرح چستی سے (دنیا کے) کام کرو جو خیال کرتا ہے کہ کبھی نہیں مرے گا اور دین کے معاملہ میں اس شخص کی طرح محتاط رہو جو ڈرتا رہتا ہے کہ کل ہی مر جائے گا۔

(الجامع الصغیر للسیوطی صفحہ 77 حدیث نمبر:1201)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 11 نومبر 2016ء کا خطبہ جمعہ کینیڈا سے پاکستانی وقت کے مطابق مورخہ 11 اور 12 نومبر 2016ء کی درمیانی رات 1:30 بجے لائیو نشر ہوگا۔ تمام احباب جماعت سے استفادہ کی درخواست ہے۔

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جنوری 2013ء میں فرماتے ہیں:

حضرت رحمت اللہ صاحب جن کی بیعت بذریعہ خط 1901ء میں ہوئی، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ قریب آ گیا۔ خاکسار نے دعائے استخارہ کیا تو غنودگی میں چند مرتبہ زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ ''بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا'' (کہ اے جوانو! کوشش کرو کہ دین میں قوت پیدا ہو۔ یعنی خدمت دین کی طرف توجہ دو۔) کہتے ہیں کہ الحمدللہ! عاجز ہر جلسہ پر حضور کی موجودگی میں خدا کے فضل سے بمع احباب بنگہ حاضر ہوتا رہا۔

حضرت خانزادہ امیر اللہ خان صاحب جن کی بیعت بذریعہ خط 1904ء کی اور زیارت 1905ء یا 1906ء کی تھی، کہتے ہیں خواب کی باتیں حضرت مسیح موعود سے جبکہ میں قادیان میں گیا نہ تھا، دن کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم تین احمدی ہیں۔ یہ عاجز، امیر اللہ احمدی اور بابو عالمگیر خان مرحوم، غیر مبائع دلاور خان جنوب کی قطار میں کھڑے ہیں۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اوّل نورالدین رُو بہ شمال کھڑے ہیں۔ مسیح موعود نے ہاتھ بڑھا کر میرے سینے کی طرف انگلی کر کے خلیفہ اول کو فرمایا۔ ''یہ جنتی ہے''۔ پھر دوسرے احمدی کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے ''یہ بھی''۔ تیسرے کی نسبت کچھ نہ کہا۔ چونکہ مسیح موعود کی طرف میں ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا میں تمیز نہ کر سکا کہ ہر دو احمدیوں میں سے مسیح موعود کا اشارہ کس کو تھا۔ اس کے بعد نظارہ اچانک بدل گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ہم چار احمدی ایک یہ راقم اور مولوی عطاء اللہ مرحوم، عالمگیر خان، غیر مبائع دلاور خان اکٹھے بیٹھے ہیں، جس طرح روٹی کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ ہم آپس میں کہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں باز ہوں، کوئی کہتا ہے میں کاؤس ہوں، ایک کہتا ہے میں کبوتر ہوں، دوسرا کہتا ہے میں چکور ہوں۔ اتنے میں خلیفہ اول تشریف لائے۔ فرمایا تم اس کے لئے نہیں پیدا ہوئے کہ میں باز ہوں، کاؤس ہوں، کبوتر ہوں، چکور ہوں،...... بیدار ہوا خواب سے۔ ظہر کا وقت تھا، ایک بالشت بھر سایہ دیوار کا تھا۔ جب اگلے سال میں قادیان گیا تو وہی حلیہ خواب میں مسیح موعود کا اور خلیفہ اول کا پایا۔

دوسرا خواب، کہتے ہیں کہ قادیان میں خلیفہ اول کے خلافت کے زمانے میں بائیس دن زیرِ علاج خلیفہ اول، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور دو اور احمدی ڈاکٹروں سے میری تشخیص کروائی۔ (یہ ان کا علاج کر رہے تھے) اُنہوں نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں خوش ہوا۔ رات کو مہمان خانے کے کمرے میں مسیح موعود میرے سرہانے کھڑے فرما رہے تھے کہ آپریشن نہیں طاعون ہے اور تعبیر بھی مجھے سمجھایا گیا کہ طاعون بمعنی موت ہے۔ میں نے صبح خلیفہ اوّل کو خواب کا ذکر کیا۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا۔ مسیح موعود درست فرماتے ہیں۔ آپریشن نہیں چاہئے۔

تیسری خواب بھی ایک بیان فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں اپنے گھر میں خواب میں دیکھا کہ میں نے دوسرے روز جلسہ سالانہ پر جانے کا ارادہ کیا تھا۔ مسیح موعود نے فرمایا۔ حامد علی کا بھی خیال رکھنا۔ چنانچہ میں نے جلسہ سالانہ قادیان پر جا کر ایک روپیہ حامد علی صاحب خادم مسیح موعود کو دیا۔ (یہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد کا ذکر ہے) کہتے ہیں میں نے حامد علی صاحب خادم مسیح موعود کو لکھا کہ رؤیا میں مسیح موعود نے مجھے حکم دیا ہے کہ حامد علی کا بھی خیال رکھنا۔ پس یہ ایک روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حامد علی صاحب روئے۔ کہنے لگے کہ انبیاء کیسے رحیم و کریم ہوتے ہیں۔ اپنے خادم کا بھی اُنہیں فکر ہے۔

(الفضل 26 مارچ 2013ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبات امام وقت

سوال و جواب کی شکل میں

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء

س: رسول اللہ ﷺ نے حقیقی مومن کی کیا نشانی بتائی ہے اور حضور انور نے اس کے کیا فوائد بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حقیقی مومن جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا رہنما اصول ہے جو دنیا میں ہر سطح پر، گھر سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک پیار محبت اور صلح کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جھگڑوں کو ختم کرتا ہے دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

س: کسی بات کی خوبصورتی کب ظاہر ہوتی ہے؟

ج: فرمایا! بات کی خوبصورتی تو اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب بات کہنے والا خود بھی اس پر عمل کر رہا ہو۔ لوگوں کو ہماری امتیازی خصوصیت تو تبھی پتہ چلے گی جب ہمارے قول و فعل ایک جیسے ہوں گے۔ لوگ صرف بات سننے تک نہیں رہتے بلکہ دیکھتے بھی ہیں۔

س: کسی کے حقیقی مومن ہونے کا کب پتہ چلتا ہے؟

ج: فرمایا! تمہارے حقیقی مؤمن ہونے کا تب پتہ چلے گا جب تمہارے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں گے تمہارے ایک دوسرے کیلئے جذبات اور احساسات کے معیار بلند ہوں گے اور وہ معیار کیا ہیں کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرو وہ دوسرے کیلئے پسند کرو۔ یہ نہیں کہ اپنے حقوق کیلئے انصاف کی آوازیں بلند کرتے رہو اور دوسروں کے حقوق دیتے وقت منفی رویہ دکھاؤ۔

س: ''وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے'' حضور انور نے اس کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! پس اس میں پہلے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کے حق کی ادائیگی کیلئے خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو ضرورتمند ہیں۔ محسن تو ہے ہی وہ جو دوسروں کے کام آنے والا ہو ان کو فائدہ پہنچانے والا ہو نیکیوں پر قائم رہنے والا ہو تقویٰ پر چلنے والا ہو بے نفس ہو کر چھپ کر اور ظاہراً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرتا ہے اور جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے تو وہ پھر خودغرضیاں نہیں دکھاتا۔ اپنے بھائی کیلئے برائی نہیں چاہتا اور ایسے لوگ روحانی طور پر بھی ترقی کرتے ہیں اور ایسے لوگ پھر ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر قسم کے غصہ اور بدلے کے جذبات کو دل سے نکال دیا جائے یہ بہت بڑی بات ہے۔ جب غصہ بھی نہ آئے اور بدلہ لینے کے جذبات بھی دل سے نکل جائیں اور نہ صرف یہ کہ غصہ کے جذبات کو نکال دیا جائے بلکہ غلطی کرنے والے پر کچھ احسان بھی کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومن میں یہ باتیں پیدا ہوں۔

س: حضرت امام حسنؓ کو غلام کی غلطی پر غصہ آنے کا واقعہ بیان کریں۔

ج: فرمایا! حضرت حسن کے ایک غلام نے کوئی غلطی کی آپ اس کو سزا دینا چاہتے ہی تھے اس پر اس غلام نے پڑھا کہ **والکاظمین الغیظ**۔ اور وہ جو غصہ دباتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے سزا دینے کے لئے جو ہاتھ اٹھایا تھا اسے نیچے گرا لیا یا ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اس پر غلام کو اور جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا **والعافین** یعنی ایسے لوگ لوگوں کو معاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس پر حضرت حسنؓ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ اس بات پر غلام کو مزید جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ **واللہ یحب المحسنین**۔ کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اس پر انہوں نے اس غلام کو کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔ جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔

س: حضرت مسیح موعود نے غصہ کے نقصانات اور صبر کے کیا فوائد بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔

س: دین حق میں سزا دینے کا اختیار کس کو ہے؟

ج: فرمایا! سزا دینے کا اختیار بھی ہر ایک کو نہیں ہے معاف تو انسان بے شک اپنے قصوروار کو خود کر سکتا ہے لیکن سزا دینے کیلئے بہرحال قانون کی مدد چاہئے یا متعلقہ ادارے کی مدد چاہئے۔

س: قانونِ انصاف کی رو سے جرم کی سزا کیا ہے؟

ج: فرمایا! قانونِ انصاف کی رو سے ہر ایک بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے گناہگار کو معاف کر دے بشرطیکہ اس معاف کرنے میں مجرم کی اصلاح ہو نہ یہ کہ معاف کرنے سے اور بھی زیادہ دلیر ہو اور بے باک ہو جائے تو ایسا شخص خدا تعالیٰ سے بڑا اجر پائے گا۔ یعنی معاف کرنے والا اجر پائے گا۔

س: دین حق میں سزا اور معافی کی کیا حکمت مدنظر ہے؟

ج: فرمایا! دین حق میں سزا اور معافی کی حکمت یہ ہے کہ اصلاح مدنظر ہو۔ عام ہدایت یہی ہے کہ ان میں قصوروں کو معاف کرنے کی عادت ہونی چاہئے اور قصور کی نوعیت اور مجرم کی حالت اور سابقہ رویے کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے۔ معاف کرتے چلے جانے سے بھی معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور سزا دیتے چلے جانے سے بھی رنجشیں اور کینے بڑھتے ہیں اور معاشرے میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی ہوتی ہیں اور بدامنی پھیلتی چلی جاتی ہے۔

س: آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے قاتل سے کیا سلوک فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک شخص ھبار بن اسود نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس وقت حاملہ تھیں آپ کا حمل بھی ضائع ہو گیا زخمی بھی ہوئیں چوٹ لگی اور اس چوٹ کی وجہ سے آپ کی وفات بھی ہوگئی۔ اس جرم کی وجہ سے ھبار کے لئے قتل کی سزا کا فیصلہ ہوا۔ فتح مکہ کے بعد مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ پہلے میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا لیکن مجھے آپ کا عفو اور رحم واپس لے آیا ہے۔ پس میری جہالت سے صرف نظر فرماتے ہوئے مجھے معاف فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو معاف فرما دیا۔

س: کھانے میں زہر ملانے والی عورت اور ہند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ نے کیا سلوک فرمایا؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا کبھی انتقام نہیں لیا۔ تبھی تو آپ نے کھانے میں زہر ملا کر کھانا کھلانے والی یہودیہ کو بھی معاف فرما دیا تھا حالانکہ بعض صحابہؓ کو زہر کا اثر بھی ہو گیا تھا۔ پھر ہند جس نے جنگ احد میں آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کا مثلہ کیا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر عورتوں کے ساتھ مل کر اس نے بیعت کر لی۔ اس کے بعض سوالوں کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے اسے پہچان لیا اور پوچھا کہ کیا تم ہند ہو ابوسفیان کی بیوی۔ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! اب تو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں۔ جو پہلے ہو چکا اس سے درگزر فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے ہند کو معاف فرما دیا۔

س: کعب بن زہیر کی سخت تکلیفوں کے باوجود آنحضور ﷺ نے اس کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟

ج: فرمایا! کعب بن زہیر ایک مشہور شاعر تھا بعض باتوں کی وجہ سے اس کیلئے بھی سزا کا حکم ہو چکا تھا۔ فتح مکہ کے بعد مدینہ آ کر فجر کی نماز مسجد نبوی میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے ادا کی۔ نماز کے بعد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! کعب بن زہیر تائب ہو کر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے۔ آپؐ شکل سے اسے پہچانتے نہیں تھے اس لئے اس نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو اسے پیش کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں آ جائے سامنے اس پر اس نے کہا کہ یارسول اللہ! میں ہی کعب بن زہیر ہوں۔ اس پر ایک انصاری اسے قتل کرنے کیلئے اٹھے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہے اسے چھوڑ دو۔

س: خدا تعالیٰ کے مقربین کو ستانے پر ان کے کیا اخلاق ظاہر ہوتے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں بہت بری طرح ستایا گیا مگر ان کو 'جاہلوں سے اعراض کر' کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلے میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح و سلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہو گئے۔

س: ماتحتوں اور ملازموں سے حسن سلوک کی بابت حضور انور نے کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک دفعہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرا ایک غلام ہے جو غلط کام کرتا ہے کیا میں اسے بدنی سزا دے سکتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم اس سے ہر روز ستر مرتبہ درگزر کر لیا کرو۔ یعنی بہت زیادہ درگزر کیا کرو۔ پس ملازموں اور ماتحتوں سے حسن سلوک کا یہ وہ معیار ہے جو آپؐ نے مقرر فرمایا۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ جو ذمہ کسی کے کام کیا گیا ہے اس کی ادا کرنے کا بھی پورا حق ادا کرنا چاہئے۔

س: حضرت مسیح موعود نے جماعت تیار کرنے کی غرض کیا بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان کان آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوتی ہے چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور اس کیلئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

☆☆☆☆☆

مکرم مجدالدین مجد صاحب

وادی کالاش کی سیر

یہ جون 2012ء کی ایک رات تھی، جو ہمارے پنجاب میں عموماً تکلیف دہ حد تک گرم ہوتی ہے، لیکن رمبور میں ایک خوشگوار ٹھنڈک لئے ہوئے تھی۔ دن بھر میں ٹی شرٹ میں ملبوس رہا تھا اور اب ایک ہلکی جیکٹ اوڑھ لی تھی۔ میرا اس دن کالاش کی وادی رمبور آنا محض اتفاقیہ تھا اور اس مکان میں ٹھہرنا اس سے بھی ایک دم اتفاقیہ۔

رمبور کو روانگی

جب اس سال گرمیوں نے زور پکڑا، جیسے ہر سال پکڑتی ہیں مگر ہم شاید بھول جاتے ہیں، تو پہاڑوں نے سیاحوں کو پکارنا شروع کیا۔ جب یہ پکار تقریباً چیخوں کی شکل اختیار کر گئی تو میں نے سیر کا حتمی پروگرام بنایا جس کو جلد ہی میرے بے وفا دوستوں نے غیر حتمی کر دیا۔ انتقاماً میں نے سوچا کہ اس برس اکیلا ہی سفر پر نکلوں گا۔ چنانچہ اسلام آباد سے ناٹکو کی بس پر گلگت، پھر وہاں سے بذریعہ پبلک ٹرانسپورٹ شندور پاس سے ہو کر، مستوج میں رات گزاری۔ اس کے بعد علی الصبح پبلک جیپ پر چترال کے راستہ میں بونی کے مقام پر جب ناشتہ کی بریک لگی۔ تو چائے کے بہت میٹھے کپ کے ساتھ مزید میٹھے اور پیلے کیک کا ٹکڑا (جو مرزا اطہر بیگ کے ناول ''غلام باغ'' کے مطابق بہت فکر انگیز ذائقہ رکھا کرتا ہے) کچھ خورد اور کچھ نوش کر رہا تھا، تب میں نے حساب لگایا کہ اپنی ملازمت سے میں نے جو چھٹیاں لی تھیں ان میں ابھی ایک دو دن باقی ہیں۔ پس صبح 9 بجے چترال سے بجائے راولپنڈی کی کوچ کا پتہ کرنے کے، میں شاہی بازار کی ایک نکڑ میں قائم کالاش کی گاڑیوں کے اڈہ میں ایک گاڑی میں بیٹھا رمبور کو کوچ کر رہا تھا۔

اڈہ سے علم ہوا کہ رمبور براہ راست اس وقت کوئی گاڑی نہیں جاتی اور تمام گاڑیوں کا رخ بمبوریت کی وادی کی طرف ہے۔ اس روز سے کوئی دس بارہ سال قبل مجھے دوستوں (جو اس وقت باوفا تھے) کے ساتھ بمبوریت کی سیر کا موقع ملا تھا۔ وہاں بہت سے ہوٹل تھے، بہت سے تماش بین نما سیاح تھے اور کالاشی لوگ گویا کم تھے۔ تب یہ بھی پتہ چلا کہ وادی کالاش میں رمبور اور بریر نامی دو اور وادیاں بھی ہیں جہاں ابھی سیاح کم جاتے ہیں۔ میں بمبوریت جانے والی گاڑی میں رمبور جانے کی غرض سے بیٹھ گیا۔ یہ گاڑی عام کار جیسی تھی تاہم جس کی سیٹوں کے پیچھے ایک وسیع ڈگی ہوتی ہے، جسے ان لوگوں نے مزید سواریاں بٹھانے کیلئے استعمال کر رکھا تھا۔ گاڑی نان کسٹم پیڈ تھی یعنی بغیر ٹیکس کی ادائیگی کے اور تھانہ سے جاری شدہ نمبر پلیٹ والی، بشرطیکہ آپ اسے اسی علاقہ میں چلائیں۔

کالاشی قبائل

کالاشی قبائل کی کل آبادی 2011ء کے ایک سروے کے مطابق چھ سے سات ہزار افراد کے درمیان ہے۔ کالاشی قبائل تین آبادیوں میں پھیلے ہوئے ہیں جو انگریزی حرف ڈبلیو کی مانند ہیں جن میں سے سب سے معروف بمبوریت کی وادی ہے۔ دوسری دو وادیاں رمبور اور بریر کی ہیں۔ یہ قبائل کب اور کہاں سے اس خطہ میں آباد ہوئے اس بارہ میں محققین کی مختلف آراء ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سکندر اعظم کے ہمراہ آنے والے فوجیوں نے ادھر پڑاؤ کیا جبکہ دوسری رائے یہ ہے کہ جہاں اور بہت سے لوگ آریوں کی بھارت آمد کے دوران آئے، ان میں سے ایک گروہ یہ بھی تھا جس کی تائید میں ان کے قبائلی رسم ورواج ہیں۔ کب کن قوموں کا کدھر اختلاط ہوا، یہ رب العالمین ہی جانتا ہے اور تاریخ دان قیاس آرائی کرتے رہتے ہیں۔ ان وادیوں میں سیاحوں کی سب سے زیادہ رونق ان کے میلوں میں ہوتی ہے جو عموماً موسم کی تبدیلی اور فصلوں کی کٹائی وغیرہ سے وابستہ ہیں، ان میں چلم جوشی کا میلہ سب سے زیادہ مشہور ہے جو مئی کے ماہ میں بہار کی آمد کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔

چترال سے کوئی 15 کلومیٹر سفر دیر کی مرکزی شاہراہ پر طے کرنے کے بعد گاڑی آیون کے مقام سے کالاش کے لئے دریا پار کر کے دائیں طرف مڑ گئی۔ کچھ فاصلہ کے بعد ایک بازار آیا جہاں سے ایک سڑک بائیں ہاتھ بریر کی وادی کو جاتی ہے۔ تاہم ہماری گاڑی بمبوریت اور رمبور کی راہ پر گامزن رہی۔ اس پتھریلے راستہ کو جسے سڑک کی بجائے جیپ ٹریک کہنا زیادہ مناسب ہوگا، گاڑی دھواں اور دھول اڑاتی ہوئی، بل کھاتی ہوئی کوئی 45 منٹ میں پولیس چیک پوسٹ پر پہنچی جہاں سب لوگوں کے نام کا اندراج کروانا ضروری تھا۔ اور یہی وہ مقام تھا جہاں مجھے اس گاڑی کو الوداع کہنا تھا کیونکہ نالہ کا پل پار کر کے، بائیں ہاتھ بمبوریت جبکہ دائیں ہاتھ رمبور کا راستہ تھا۔

چیک پوسٹ پر سپاہی کو اپنے پیچیدہ نام کے درست ہجے لکھوانے کی ناکام کوشش کے بعد میں نے اپنا بیگ سنبھالا، جس میں سلیپنگ بیگ سمیت تمام ضروری آلات تھے جو کسی بھی غیر معمولی حالات میں زندگی گزارنے کیلئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور میں نے پیدل رمبور کی راہ لی۔ میرا اندازہ تھا کہ مجھے ایک گھنٹہ میں رمبور پہنچ جانا چاہئے۔ یہ سڑک بمبوریت کی سڑک سے کچھ کم چوڑی تھی لیکن ظاہر ہے کہ پیدل چلنے کے لحاظ سے بہت کشادہ تھی۔ راستہ میں کئی پانی کی گزرگاہیں آتی رہیں جن سے میں تازہ بہ تازہ پانی پی کر تازہ دم ہوتا رہا۔ ایک گاڑی اس اثناء میں وہاں سے گزری جس میں کچھ مقامی لوگ سوار تھے۔ انہوں نے مجھے لفٹ دی جو میں سمجھا کہ انسانی ہمدردی کے تحت دی ہے۔ لیکن کوئی دس منٹ کی مسافت کے بعد انہوں نے بتایا کہ ان کی منزل آ گئی ہے اور مجھ سے اس سفر کے پچاس روپے بھی طلب کئے۔ میں نے غنیمت جان کر کہ سفر کم تو ہوا، یہ رقم بخوشی ادا کر دی۔

کوئی سوا گھنٹہ کے بعد رمبور کی آبادی شروع ہوئی اور میرا پہلا استقبال پاک آرمی کے ایک چاق وچوبند جوان نے کیا۔ جس نے میرے شناختی کارڈ کو کئی بار الٹ پلٹ کر دیکھا اور ایک سے زائد بار میری وہاں تشریف آوری کا مقصد دریافت کیا۔ میں نے بتایا کہ محض سیر کے واسطے آیا ہوں۔ ان وادیوں میں کئی غیر قانونی کام بھی ہوتے رہتے ہیں۔ رمبور کی وادی سے افغانستان کا بارڈر یہی کوئی 20 سے 30 کلومیٹر دور ہے اور افغانستان کا صوبہ نورستان سرحد سے ملتا ہے۔

رمبور کا احوال

رمبور کی وادی جھاڑیوں اور درختوں سے بھری ہوئی تھی۔ دائیں طرف نالہ یہاں نسبتاً پھیلا ہوا تھا جس کا پانی شفاف اور آہستگی سے بہہ رہا تھا۔ گندم کی فصل ابھی کھڑی تھی اور سنہری ہو رہی تھی جو اس بات کا اشارہ تھا کہ اس کی کٹائی اب نزدیک ہے۔ آبادی کا اکثر حصہ سڑک کی بائیں جانب پہاڑی کے ساتھ ساتھ اوپر کو جاتے راستوں میں تھا۔ میری تلاش اب کسی ہوٹل کی تھی تاکہ بیگ کے بوجھ سے اپنے آپ کو آزاد کر کے اور کچھ پیٹ پوجا کر کے اچھی طرح گھوم کر سیر کر سکوں۔ نالہ کی طرف ایک بڑی سی سفید عمارت نظر آئی اور ساتھ ایک پرانا، پھیکا بورڈ جس پر ہوٹل کا نام لکھا تھا۔ لیکن جب اس عمارت کے پاس پہنچا تو منظر بجائے ہوٹل کے، کسی ڈسپنسری کا معلوم ہوا۔ ایک میز پر ایک صاحب بیٹھے تھے اور مریضوں کی قطار تھی۔ اندر کمرہ میں ایک کالاشی خاتون کسی نرس کی مانند دوائیاں دینے اور ٹیکے لگانے میں مصروف تھی۔ گیٹ پر موجود شخص نے بتایا کہ ہوٹل بند ہو چکا ہے اور اب یہ واقعی ایک ڈسپنسری ہے، جو کسی این جی او کی معاونت سے چل رہی ہے۔ اس ناکامی کے بعد آگے چل پڑا۔ تھوڑی دور بعد پھر دائیں ہاتھ ایک نامکمل سی عمارت دکھائی دی جو بستی کا واحد ہوٹل تھا۔ اس کا مالک جس لباس میں تھا، اسے غلیظ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا، وہ مجھے ایک اندھیرے کمرہ میں لے گیا جس میں ایک چارپائی بچھی تھی اور اس پر گدا اور تکیہ موجود تھا۔ لیں صاحب، آپ کا کمرہ۔ پانچ سو روپے ہوں گے۔

میں نے اپنا بیگ اتارا۔ دن کی روشنی کے باوجود اس کمرہ میں مجھے ٹھیک سے دکھائی دینے میں کچھ وقت لگا۔ ابھی دو دن قبل میں پھنڈر میں ایک فائیو سٹار ہوٹل میں ٹھہر چکا تھا، جس کا بستر استعمال کے قابل نہ تھا، اور مجھے اپنے سلیپنگ بیگ کا سہارا لینا پڑا تھا اور اس کے باتھ روم میں پانی کھڑا تھا۔ لیکن یہ ہوٹل تو اس سے بھی بڑھ کر تھا۔ تھوڑے ہی لمحوں میں میں نے فیصلہ کیا کہ مزید قسمت آزمائی کرنی چاہئے۔ اس ہوٹل کے مالک نے مجھے خبردار کیا کہ اس کے علاوہ آبادی میں کوئی ہوٹل نہیں ہے، مگر میں اس کی اس تنبیہہ کو مکمل نظر انداز کر کے باہر آ گیا۔ سوچا کہ ڈسپنسری کی جگہ صاف ستھری تھی، تو وہاں شاید کوئی انتظام ہو جائے۔

ڈسپنسری پہنچ کر اب کے میں اس میز پر موجود شخص سے مخاطب ہوا، جو میز پر لوگوں کا ریکارڈ

وادئ کالاش اور اس کا ماحول

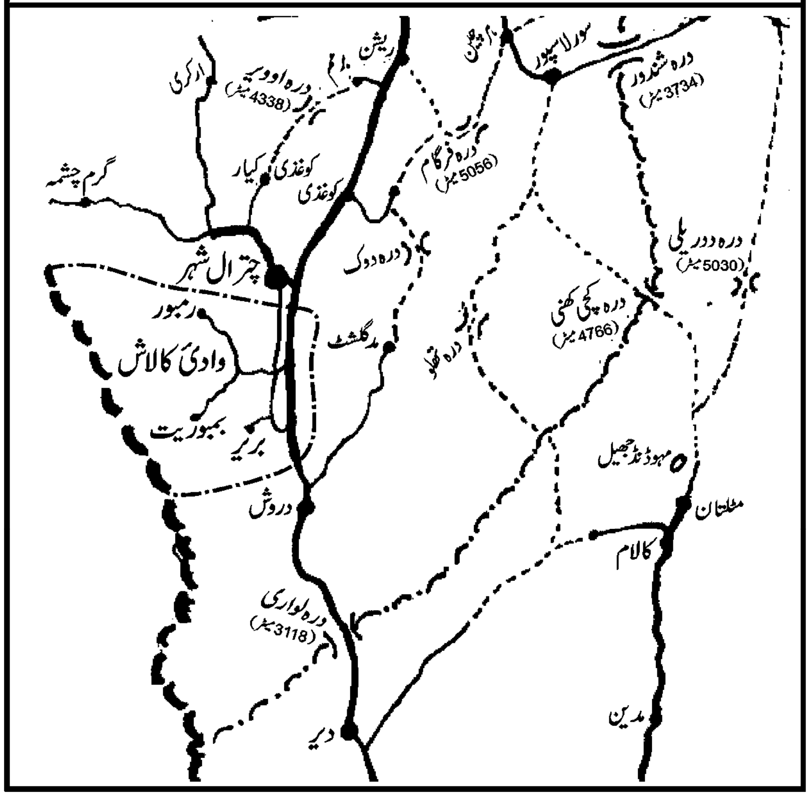

وغیرہ کا اندراج کر رہا تھا۔ میں نے اس سے اپنی مشکل بیان کی، اس نے ہنس کر کہا ’’انجینئر خان تمہارے مسئلہ کا حل ہے۔‘‘ میں نے پوچھا کہ وہ کون صاحب ہیں تو اس نے باہر سڑک پر آ کر پیچھے جس راستہ سے میں آیا تھا، ایک مکان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ وہاں رہتا ہے۔ اس کے گھر میں دو کمرے ہیں، جو وہ گیسٹ ہاؤس کے طور پر چلاتا ہے۔ ہماری اس گفتگو کے دوران میں نے محسوس کیا کہ اپنے مخصوص کالاشی لباس میں ملبوس نرس خاتون گویا ہماری طرف متوجہ تھی۔ اس کی وجہ تو مجھے بعد میں معلوم ہوئی، تاہم میں کچھ لمحوں کے بعد انجینئر خان کے گھر موجود تھا۔

وہ گھر لکڑی اور پتھر کا تین منزلہ سٹرکچر تھا، جس میں نچلی منزل پر ایک صحن، باتھ روم، دوسری منزل پر کرائے پر دینے کے دو کمرے اور سب سے اوپر والی منزل پر اہلخانہ کی رہائش تھی۔ انجینئر خان 50 برس کی عمر کا ایک صحتمند انسان تھا، جس نے نہایت خندہ پیشانی سے میرا استقبال کیا۔ کمرہ دکھا کر، کرایہ طے کرنے کے بعد، مجھے کہا کہ کھانے میں چاول بنے ہوئے ہیں، لے آؤں؟ میں نے فوراً حامی بھر لی اور چند لمحوں میں چاولوں کی ایک بھری ہوئی پلیٹ، گلاس اور لوٹے میں پانی کھانے کی میز پر موجود تھا، جوان دو کمروں کے ساتھ کھلی جگہ پر تھی۔ اجنبی راہوں کے مسافر کو جو مشکل لمحات پیش آتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان دور افتادہ پہاڑی علاقوں کے لوگ اکثر لوٹوں میں مشروبات پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ تقریباً یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ ان برتنوں کا استعمال وہ محض اسی مقصد کے لئے کرتے ہوں گے۔ تاہم لوٹے کے ساتھ جو ہمارے تصورات وابستہ ہیں، وہ ان کا پینے کے برتن کے استعمال کے دوران طبیعت کو کافی منقبض کرتے ہیں۔ بہرحال یہ لنچ تناول کر کے، دن کے اوقات میں رب کو یاد کرنے کے بعد اپنا کیمرہ سنبھال کر میں سیر کے لئے باقاعدہ طور پر باہر نکلا۔

عبادت گاہ کی سیر

کالاشی آبادی میں سب سے معروف جگہ، ان کی عبادت کی جگہ ہوتی ہے۔ چونکہ ان کی عبادات کا اکثر حصہ اجتماعی رقص پر مشتمل ہوتا ہے، اس لئے یہ بالعموم آبادی کے بیچوں بیچ سب سے اونچی اور نمایاں مقام پر ہوتی ہے۔ اس عبادت گاہ کی جانب جانے کے لئے میں دوبارہ اس ڈسپنسری اور تاریک ہوٹل کو کراس کر کے آگے بڑھا۔ وہاں چند دکانیں تھیں، یہاں ایک دکان سے جوس کا پیکٹ پکڑا تو وہاں پی سی او لکھا ہوا تھا۔ موقعہ غنیمت جان کر وہاں سے گھر فون کر کے اپنے بخیریت ہونے کی اطلاع بہم پہنچائی اور یہ بتانے پر کہ سیر کا مقررہ پروگرام ختم ہونے کے باوجود اس میں توسیع کر لی ہے، حسب معمول قسم کی گفتگو سننے کو ملی۔ دکان کے مالک نے، جس کا نام فضل تھا، میری باتوں سے میرے پنجابی ہونے کا اندازہ لگالیا اور بتایا کہ وہ کچھ عرصہ کھاریاں کینٹ کے پاس کسی ریسٹورنٹ میں بھی نوکری کرتا رہا ہے۔ تاہم اب گھر والوں کے اصرار پر واپس گاؤں آ گیا ہے اور دکان کھول لی ہے۔

اس مختصر بازار سے نکل کر بائیں جانب بنی ہوئی سیڑھیوں کا راستہ میں نے اختیار کیا کیونکہ گھروں کے بیچ سے ہو کر یہ عبادت گاہ تک جاتا تھا۔ جوں جوں اوپر چڑھتا گیا، وادی کے منظر اور بھی کھلتے رہے جنہیں میں کیمرے میں محفوظ کرتا رہا۔ اس راستہ پر کئی چھوٹے کالاشی بچے اور بچیاں بھی پھر رہے تھے۔ جب بھی روایتی کالاشی لباس والی کسی بچی کی تصویر کھینچنے لگتا تو وہ بھاگ جاتی۔ لہٰذا میں نے کیمرہ سمیٹ لیا اور ان سے کچھ بات چیت کر کے پھر مزید چڑھائی شروع کی۔ تھوڑی ہی دیر میں میں وہاں موجود تھا۔

یہ ایک پھیلا ہوا چبوترہ تھا جس کے درمیان میں لکڑی کی بنی ہوئی ایک چھت تھی جس کے نیچے 20، 25 لوگ سما سکتے تھے جبکہ چبوترہ میں شاید 100 لوگ آ سکتے ہوں۔ کیلاشی عقائد کے مطابق خاص مواقع پر ان کی عبادت کا ایک لازمی حصہ رقص ہوتا ہے، جس میں مرد و زن الگ الگ دائرہ کی شکل میں ناچتے ہوئے گول گول گھومتے ہیں، اس جگہ کی بناوٹ اس رسم کی ادائیگی کی مناسبت سے ہی تھی۔ جون کے اس ماہ میں البتہ عبادت گاہ ویران تھی اور کچھ کالاشی بچے مجھ اجنبی کو اپنے بیچ پا کر ادھر ادھر گھومتے تھے اور کبھی کوئی بات بھی کرتے تھے۔ انہی میں سے ایک بچے کی مدد سے میں نے وہاں اپنی ایک یادگار تصویر لی۔ اس چبوترہ سے ذرا اوپر پہاڑی سے جڑے ہوئے کچھ لکڑی کے بنے ہوئے بت نظر آ رہے تھے، جو گھوڑوں کے منہ کی مانند تھے۔ ایک کچے اور گولائی والے راستہ سے ہو کر میں ان کے پاس پہنچا۔ یہاں ایسا بھی لگتا تھا کہ چڑھاوے چڑھانے کی بھی رسم ہو۔

کالاشی گھر

واپسی پھر چبوترے سے نیچے اترتے پکی سیڑھیوں کے راستہ سے ہوئی۔ پھر انہی بچوں اور بچیوں سے آبادی کے بیچ ملاقات ہوئی۔ اب کے میں نے کیمرہ کو بند ہی رکھا اور ان سے پوچھا کہ وہ سکول جاتے ہیں، کہاں رہتے ہیں، وغیرہ۔ ان میں سے ایک بچی نے جو ساتویں یا آٹھویں میں پڑھتی تھی، مجھے پوچھا کہ آپ ہماری دستکاری کی چیزیں خریدو گے۔ میں نے کہا کیوں نہیں اور وہ مجھے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اپنے گھر لے گئی۔ دو کمروں پر مشتمل اس مختصر سے گھر کے باہر لکڑی کا ایک برآمدہ تھا، جس میں اس نے مجھے ایک موڑھا نما کرسی بیٹھنے کے لئے پیش کی اور اندر سے کڑھائی والی چیزیں لینے چلی گئی۔ ابھی میں وہیں بیٹھا تھا کہ سیڑھیوں سے فضل (وہ شخص جس سے بازار میں تعارف ہوا تھا) آ گیا کہ وہ گھر اسی کے خاندان میں سے کسی کا تھا۔ فضل کے آنے سے گفتگو میں آسانی پیدا ہوگئی۔

میں نے ان سے کچھ کالاشی پٹیاں خریدیں، جو وہ گھر میں کڑھائی کر کے بنتی ہیں اور کالے کپڑوں کے اوپر یہ شوخ رنگ بہت کھلتے ہیں۔ اسی طرح موتیوں کے بنے ہوئے ہار اور بریسلٹ بھی لئے۔

گھر والوں کی اجازت سے میں اندر کمرہ میں بھی گیا۔ کمرہ کا نقشہ کچھ یوں تھا کہ وہ چاروں طرف سے بند تھا اور صرف دروازہ ہی اس میں ہوا کی آمد و رفت کا واحد ذریعہ تھا۔ دروازہ کے بالکل سامنے کی جگہ باورچی خانہ کے طور پر استعمال میں تھی۔ اور اس کے اوپر دھواں کے نکاس کے لئے ایک چمنی نصب تھی۔ چولہا لکڑی سے جلنے والا تھا اور اس کے اوپر دیوار میں ایک الماری سی تھی، جس میں برتن سجا کر رکھے گئے تھے، جن کی اکثریت لوہے، سلور وغیرہ کی تھی اور کوئلہ کا دھواں کھا کھا کر ان کے پیندے کالے ہوگئے تھے۔ باورچی خانہ کا حال غیر معمولی طور پر کسی بھی دیہاتی گھر کی مانند تھا کہ غربت کہیں بھی ہو، ایک سا رنگ رکھتی ہے۔ باقی دائیں اور بائیں لکڑی کے بنے ہوئے دو یا تین منزلہ پلنگ تھے اور یہ گویا ان گھر والوں کی کل کائنات تھی۔

باہر برآمدہ میں دہلیز پر سینگوں کا ایک جوڑا، غالباً گھر کی حفاظت کے نقطہ نگاہ سے لگا تھا۔ میں نے پھر اجازت سے اس برآمدہ کی تصاویر لیں۔ اسی دوران گھر والوں نے چائے بھی پیش کی جس کی ضرورت تھی کہ اب کچھ شام کے آثار تھے۔ چائے کے بعد ملاقات سمیٹی اور واپس اپنی قیام گاہ کی طرف آ گیا۔ بازار سے گیسٹ ہاؤس کے راستہ میں آرمی کی باقاعدہ چیک پوسٹ بھی اس بار نظر آئی۔

انجینئر خان گھر کے باہر ہی کھڑا تھا اور اس نے سیر کا احوال پوچھا جو میں نے بتایا۔ ساتھ میں شکوہ بھی کیا کہ ابھی تک کالاشی لباس میں لوگوں کی تصاویر سے محروم ہوں۔ اس نے اپنی دس سالہ گول مٹول چہرہ والی بیٹی کو آواز دی، جو ساتھ کی دکان سے من پسند چیزیں خریدنے میں مصروف تھی۔ وہیں بازار میں اس کی ایک یا دو تصاویر بنائیں تا کہ اپنی بیٹیوں کو دکھا سکوں کہ ان کے لباس کا کیا احوال ہے۔

کمرہ میں جا کر بوریت کے عظیم لمحات تھے۔ اس اکیلے سفر کی خاص بات یہ تھی کہ دن بھر جہاں بھی جاؤ، آپ کو اکیلا اور مسافر جان کر ہر کوئی آپ کی خوب آؤ بھگت کرتا ہے۔ یوں کسی کا ساتھ نہ ہونا آپ کو مقامی لوگوں میں گھلنے ملنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ لیکن شام کو ہوٹل کے کمرہ میں کوئی مصروفیت نہیں ہوتی۔ میں نے مدھم ہوتی ہوئی روشنی میں، ایسے ہی لمحات کے لئے رکھی کتاب کچھ دیر پڑھی، کچھ ڈائری میں نوٹس لئے تاوقتیکہ روشنی غائب ہوگئی۔

کالاشی مذہب

انجینئر خان کو وعدہ کے مطابق عشاء کے لگ بھگ کھانا لانا تھا۔ تاہم جب وہ نیچے آیا تو خالی ہاتھ تھا اور بولا کہ آپ اکیلے ہو، تو نیچے کیوں کھانا کھاتے ہو، اوپر ہمارے ساتھ ہی آ جاؤ۔ یہ گویا میرے لئے ’’چوپڑی اور دو دو‘‘ والی پیشکش تھی جو میں نے فوری قبول کی۔ ٹارچ کی روشنی میں لکڑی کی سیڑھی سے میں ان کی رہائش کے حصہ میں پہنچا۔ یہ گھر فضل کے رشتہ داروں کے مقابل پر کشادہ تھا اور کمروں کے باہر ایک برآمدہ کے علاوہ صحن بھی تھا۔ برآمدہ میں ایک چارپائی کے سامنے میز پر میرا کھانا دھرا تھا جس میں انجینئر خان اور اس کا میٹرک کا طالبعلم بیٹا بھی شامل تھا۔ جبکہ کچھ دور اس کی بیوی اور دو بیٹیاں کھانا پکانے اور کھانے میں مشغول تھیں۔

میرے استفسارات پر خان نے بتایا کہ ان کا ایک مذہبی پیشوا ہوتا ہے جو ہر گاؤں کا الگ ہے اور عموماً بڑی عمر کا بزرگ آدمی ہوتا ہے۔ جب لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ پیشوا بھی ناچتا ہے اور اسی دوران اس پر وجد طاری ہو جاتا ہے اور اس کا خدا سے رابطہ قائم ہوتا ہے۔ سال کے باقی عرصہ میں وہ اس خدائی راہنمائی کی بنیاد پر تمام فیصلے کرتا ہے۔ ان کی کوئی مذہبی کتاب نہیں، نہ ہی رسومات وغیرہ کا علم کہیں لکھا ہوا ہے بلکہ یہ سب سینہ بہ سینہ سلسلہ ہے۔ کالاشیوں کے یونانی النسل ہونے کے بارہ میں بھی کوئی تصدیقی روایت نہیں (نوٹ: تازہ تحقیق کے مطابق جتنے ڈی این اے ٹیسٹ اس ضمن میں ہوئے ہیں، وہ کوئی ٹھوس شہادت نہیں رکھتے، یوں ان کے یونانی ہونے کی روایات شاید محض افسانہ ہی ہیں)۔ تاہم ان کا اپنے عقیدہ پر اتنے برس اجنبی علاقوں میں قائم رہنا، اس کے بقول کالاشی لوگوں کے باہم اچھے سلوک سے ہی ممکن ہوا ہے۔

گفتگو جب تفصیلی ہوتی گئی تو میں نے انجینئر خان اور اس کے اہلخانہ کو احمدیت کا مختصر تعارف بھی کروایا جو ان کے لئے بالکل نیا تھا۔

مہمان نوازی کا شکریہ ادا کر کے، میں کمرہ میں آ گیا۔ دن بھر کی تھکاوٹ نے جلد ہی مجھے نیند کی وادی میں دھکیل دیا۔ یوں بھی مجھے صبح جلدی اٹھنا تھا کیونکہ رمبور سے چترال پورے دن میں صرف ایک یا دو گاڑیاں جاتی تھیں اور وہ بھی صبح 6 بجے کے قریب، جس کی بکنگ کی کوئی سہولت موجود نہ تھی۔

میری خوش نصیبی تھی کہ صبح اٹھ کر جب میں آبادی میں کھڑی ایک مسکین سی ہائی ایس کے پاس پہنچا تو اس میں ابھی کچھ سیٹیں باقی تھیں۔ بیگ کو چھت پر بندھوایا اور کالاش کے مسافروں کے ہمراہ بیٹھ گیا۔ جب گاڑی رمبور سے نکل آئی تو مجھے لگا کہ یہ ایک دن نہیں بلکہ بہت سے دن تھے، جو میں نے اس وادی میں گزارے۔

گاڑی میں میرے آگے ایک کالاشی خاندان تھا، جس میں ایک نو، دس ماہ کا خوبصورت کالاشی بچہ بھی تھا۔ گپ شپ سے علم ہوا کہ کسی بیماری کے مزید علاج کے لئے وہ اسے چترال لے کر جا رہے ہیں، یوں وادی والوں کی مشکلات کے ایک اور زاویہ کا ادراک ہوا۔ گاڑی میں یوں لگتا تھا کہ میں اقلیت ہوں اور کالاشی اکثریت۔ جب گاڑی چترال شہر پہنچی اور اڈہ سے اتر کر سب نے اپنی اپنی راہ لی تو میں نے دیکھا کہ کالاشی تو اب اقلیت میں تبدیل ہو چکے تھے۔ انہی خیالات میں کھویا ہوا میں راولپنڈی جانے والے کوچ کے اڈہ کی طرف چل پڑا۔

مکرم منیر احمد صاحب

شذرات ملکی اخبارات سے فکر انگیز اقتباسات

خوف زدہ معاشرہ

جناب عطاء الحق قاسمی لکھتے ہیں:

مجھے اور پاکستانی میڈیا کو چاروں طرف سے معاشرے کے چند بندوق برداروں نے گھیرا ہوا ہے۔ جو لفظوں کو راستہ نہیں دیتے۔ میرے ہر لفظ کا معنی وہ نہیں ہے جو میرے ذہن میں ہے بلکہ اس کی تشریح کے بغیر عوام کے اس جابر اور متشدد طبقے نے کرنی ہے اور اس نے وہی کرنی ہے جو اس کے ذہن میں ہے۔ یہ طبقہ مدعی بھی ہے، عدالت بھی ہے اور جلاد بھی ہے۔ یہ اپنے ہر فیصلے کو عملی جامہ پہناتا ہے اور گولیاں برساتا ہوا نکل جاتا ہے۔ اس کا کوئی بھی فیصلہ کہیں چیلنج نہیں ہوسکتا حتیٰ کے عوام کی عدالت میں بھی۔ سہما ہوا معاشرہ یہ سارا منظر دیکھتا ہے۔ اس کی اکثریت گہرے صدمے سے دوچار تو ہوتی ہے مگر اپنے اندر لب کشائی کی ہمت نہیں پاتی اور یوں لفظ قلم سے قرطاس تک نہیں پہنچ پاتے کہ اس کے قتل پر کوئی رونے والا بھی نہیں ہوگا۔

ہم ایک ایسے معاشرے میں زندہ ہیں، جسے خوف نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے، ہمارے ہاں ایک نہیں کئی شجر ممنوعہ ہیں، جو ہمیں اپنے خاندان کی ہنستی بستی جنت سے بے دخل کر سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں سب سے زیادہ مذہب کو ایکسپلائٹ کیا جارہا ہے۔ مگر ہم مسلسل کہتے ہیں کہ ہمارا میڈیا آزاد ہے۔ یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے جو مسلسل بولا جارہا ہے۔

...... ہمارے لب آزاد نہیں ہیں۔ فیض صاحب لاکھ کہتے رہیں ''بول کہ لب آزاد ہیں تیرے'' مگر ہم تو ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے بھی نہیں بولتے تو لبوں کو اتنے مشکل کام پر کیسے ابھار سکتے ہیں؟ ہم منافق ہوتے جارہے ہیں، ایک بات کسی کے سامنے کچھ ادا کرتے ہیں اور اسی موضوع پر اس سے مختلف بات کہیں اور کر رہے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ تو بعض مواقع پر گونگے بن جاتے ہیں۔ منیر نیازی کہا کرتے تھے کہ بچت کرنے میں ہم لوگ سب اقوام سے آگے ہیں۔ ہم تو دل کی بات بھی بچا کر رکھتے ہیں اور کسی کے سامنے نہیں کرتے۔ اگر ہم سب نے تمام موضوعات پر اپنے لبوں کو آزاد نہ کیا تو مجھے ڈر ہے کہ ہم کہیں قوت گویائی ہی سے محروم نہ ہو جائیں۔ ہمیں پیاس لگی ہو اور پانی نہ مانگ سکیں، بھوک لگی ہو اور کھانا نہ مانگ سکیں، گھٹن کے موسم میں ہوا مانگ رہے ہوں اور ہمیں ہوا نہ ملے، ہم کڑی دھوپ میں کسی سایہ دار درخت کی خواہش نہ کرسکیں۔ ہم پر کوئی حملہ آور ہو اور ہم ایک دوسرے کو مدد کے لئے نہ پکار سکیں۔ ہم ہنس نہ سکیں، ہم رو نہ سکیں۔ بولو اہل وطن پیشتر اس کے کہ تم بولنا بھول جاؤ۔ تاہم ہمارے درمیان ہر دور میں ہر طبقے کے کچھ لوگ تمام تر گھٹن کے باوجود بولتے رہے ہیں۔ ان میں ایک احمد نواز بھی تھے۔ میں ان کی ایک مختصر نظم پر اپنے اس اداس کالم کا اختتام کرتا ہوں۔

مت قتل کرو آوازوں کو
تم اپنے عقیدوں کے نیزے
ہر دل میں اتارے جاتے ہو
ہم لوگ محبت والے ہیں
تم خنجر کیوں لہراتے ہو؟
اس شہر میں نغمے بہنے دو
بستی میں ہمیں بھی رہنے دو
ہم پالنہار ہیں پھولوں کے
ہم خوشبو کے رکھوالے ہیں
تم کس کا لہو پینے آئے؟
ہم پیار سکھانے والے ہیں
اس شہر میں پھر کیا دیکھو گے
جب حرف یہاں مر جائے گا
جب تیغ پہ لے کٹ جائے گی
جب شعر سفر کر جائے گا
جب قتل ہوا سُر سازوں کا
جب کال پڑا آوازوں کا
جب شہر کھنڈر بن جائے گا
پھر کس پہ سنگ اٹھاؤ گے
اپنے چہرے آئینوں میں
جب دیکھو گے ڈر جاؤ گے

(روزنامہ جنگ 25 جون 2016ء)

دین کی ہانڈی

ارشاد بھٹی اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

دوسروں کی زندگی جہنم بنا کر سجدوں میں جنتیں تلاش کرتے مسلمانوں سے دلوں کو توڑ کر مسجدیں آباد کرتے مومنوں تک، اپنی اولادوں کو سینوں سے لگا کر دوسروں کے بچوں میں شہادتیں بانٹتے روحانی باپوں سے ماں باپ کو بھلا کر ڈالر نگری میں گم ہو چکے بچوں تک، بے آس رشتہ داروں، مجبور دوستوں اور بہنوں اور بیٹیوں کو ننگے سر چھوڑ کر عمرے اور حج کرتے کلمہ گوؤں سے اسلام سے اپنی مرضی کے اسلام نکالتے حرم کے پاسبانوں تک، مخلوق کی پوجا کر کے خدا کو ایک مانتے بندوں سے یہود و نصاریٰ کی زندگی بسر کر کے آخرت میں نبیؐ کی شفاعت کے خواہشمندوں تک اور ہر قسم کی ذخیرہ اندوزی اور ہر طرح کی مہنگائی کر کے رکوع و سجود میں روتے روتے تہجد گزاروں سے آنکھ، کان، زبان اور دل کو کھلا چھوڑ کر صرف چند گھنٹے کی ''منہ بندی'' کو رمضان سمجھتے روزہ داروں تک، جب میں یہ دیکھوں کبھی کسی نے نبیؐ کی زندگی پر توجہ ہی نہ دی، کبھی کسی نے رسولؐ کے 63 سالوں پر دھیان ہی نہ دیا اور جب میں یہ دیکھوں کہ دین کی کوئی ایسی بات نہ رہ جائے کہ جو نبیؐ نے بتا نہ دی ہو اور زندگی کی کوئی ایسی شے نہ بچے جو نبیؐ نے سمجھا نہ دی ہو، تو پھر میرا دل کرے کہ آج رسولؐ خدا کی روشن زندگی کے چند روشن پہلو اپنے ان ہم وطنوں کی نذر کروں کہ جن کا ظاہر اور باطن اب ایسا ہو چکا کہ ان کا آئیڈیل تو عبدالستار ایدھی مگر منزل نواز شریف۔

(اس کے بعد سیرۃ النبیؐ کے کئی پُر اثر واقعات درج کر کے لکھتے ہیں۔)

دوستو یہ تو اسوۂ حسنہ کے چند نمونے اور چند جھلکیاں، یقین جانئے روشن زندگی کے ایسے لاکھوں، کروڑوں روشن پہلو اور بھی مگر جیسے یہ سب کچھ ویسے ہی یہ بھی سچ کہ یہ سچ وہاں بتانے کا کیا فائدہ کہ جہاں رسولؐ سے محبتیں ایسی کہ سنتیں بھی ٹوٹیں اور میلاد بھی ہوں اور اسوۂ حسنہ پر عمل بھی کوئی نہ کرے اور درود کو بخشش کا ذریعہ بھی سب سمجھیں، مجھے تو یہ سوچ کر ہی شرمندگی ہو کہ وہ نبیؐ جو رو رو کر اپنی امت کے لئے دعائیں مانگا کرتے، جنہوں نے اپنی امت کی خاطر پیٹ پر پتھر باندھے اور امت کی آخرت کے لئے جن کے قیام اتنے لمبے ہوتے کہ پاؤں سوج جاتے، جب اس نبیؐ کے امتی پیٹ پر دنیا باندھے حلال حرام سے بھری شکمیں لئے ''میں میں'' کے طواف کرتے کرتے حساب والے دن آپؐ کے سامنے پہنچیں گے تو آپ کیا سوچیں گے، آج ''آج اللہ غفور و رحیم ہے'' کہہ کر دین کی ہانڈی کو من پسند تڑکے لگانے والو جب کبھی فرصت ملے تو اس دن کے بارے میں ضرور سوچنا کہ جس دن نبیؐ سامنے ہوں گے۔

(روزنامہ جنگ 23 جون 2016ء)

مذہب کے نام پر استحصال

جناب پروفیسر ثاقب علی صاحب اپنے کالم میں تحریر کرتے ہیں۔

پاکستانی سیاست میں مذہبی اور غیر مذہبی تقسیم کی بنیاد کیا ہے؟ جو جماعتیں صرف عرف عام میں مذہبی نہیں ہیں کیا وہ مذہب کو نہیں مانتیں؟ کیا ہماری آج کی حکومت غیر مذہبی ہے؟ ان سوالات کے جواب کے لئے ہمیں ایک خاص زاویے سے اپنی سیاسی تاریخ کا جائزہ لینا ہوگا۔ بدقسمتی سے پاکستان میں بعض لوگوں نے سیاسی عزائم کے لئے یہ تاثر قائم کیا ہے کہ یہ انہی کا گروہ ہے جو معاشرے میں اسلام کا نفاذ چاہتا ہے اور اگر آپ اسلام چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ان کا ساتھ دیا جائے۔ اس میں بین السطور یہ پیغام ہے کہ وہ تو اسلام چاہتے ہیں دوسرے نہیں چاہتے۔ چنانچہ وہ بزعم خویش یہ حق صرف اپنے لئے ثابت کرتے ہیں کہ وہی مذہب کی تعبیر وتشریح کر سکتے ہیں اور مذہب کے جملہ حقوق ان کے نام محفوظ ہیں۔ ان کا فرمانا ہی مذہب ہے اور وہی یہ استحقاق رکھتے ہیں کہ ملک میں اسلام نافذ کریں۔ چنانچہ وہ اسلام کے نام پر لوگوں کا استحصال کرتے ہیں اور غریب و سادہ لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔

اس صورت حال کا دو طرح سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے ایک تو یہ کیا ان کا ایسا کوئی حق ثابت ہے دوسرا یہ کہ آج تک یہ لوگ مذہب کے علمبردار رہے ہیں تو ان کے تصور مذہب نے لوگوں کو کیا دیا؟ لوگوں کے مسائل اس کی وجہ سے حل ہوئے یا یہ اپنے مسائل ہی حل کرتے رہے؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو ان کا یہ حق کسی طرح ثابت نہیں۔ دین اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت کا نام ہے۔ اللہ کی کتاب محفوظ ہے اور ہر مسلمان گھرانے میں موجود ہے۔ اس کی بے شمار تفسیریں لکھی جاچکی ہیں اور دنیا کی ہر زبان میں اس کے کئی تراجم ہو چکے ہیں ایک عام پڑھا لکھا آدمی جانتا ہے کہ اسلام کیا ہے اور اللہ کی کتب اس سے کیا مطالبہ کرتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کے رسولؐ کی سنت ایک تواتر کے ساتھ نسل امت میں منتقل ہوتی آتی ہے اور عام آدمی کے ذہن میں ان امور پر کوئی ابہام موجود نہیں ہے۔ پھر اگر کسی کے ذہن میں کوئی سوال ہو تو معاشرے میں ایسے علماء موجود ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا درس و تدریس ہے۔ جو دن رات دین پر غور کرتے ہیں اور اس کے مسائل سے آگاہ ہیں۔ آدمی ان کی طرف رجوع کر کے جان سکتا ہے کہ دین کیا ہے۔ اس سارے عمل میں ان لوگوں کو سرے سے کوئی کردار ہی نہیں ہے۔ جو سیاست میں مذہب کا علم پکڑے کھڑے ہیں۔ وہ علماء جو دین جانتے ہیں وہ تو کبھی سیاست کا رخ نہیں کرتے اور جو سیاست کرتے ہیں وہ ظاہر ہے کہ صبح و شام سیاست کرتے ہیں ان کے پاس نہ تو مطالعے کا وقت ہوتا ہے نہ سوچنے کی فرصت۔ ان سے دین کیسے سیکھا جاسکتا ہے۔ اس لئے مذہب کی تعلیم و نفاذ کے لئے ان سیاسی علماء کا سرے سے کوئی کردار ہی نہیں۔ اس لئے یہ بات واضح ہے کہ معاشرے میں دین کی بقاء اور دین کا علم جاننے کے لئے مذہبی سیاست دانوں کی نہ پہلے ضرورت تھی نہ اب ہے۔

اب دوسرے سوال کی جانب آتے ہیں۔ ان لوگوں نے مذہب کے نام پر ملک میں تفرقہ پیدا کیا ہے کسی نے فقہ حنفی کا جھنڈا اٹھایا ہے۔ کوئی فقہ جعفریہ کا نفاذ چاہتا ہے یوں فقہ کے نام پر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے دور کر دیا ہے اور معاشرے میں مذہبی منافرت پھیلائی ہے۔ مسلک کے نام پر مسجد و مدرسے پر قبضہ کیا ہے اور لوگوں کو ایک دوسرے سے لڑایا ہے۔ انہوں نے قومی سیاست میں مذہب کا کوئی ایسا تصور پیش نہیں کیا جس میں لوگوں کی فلاح و بہبود کی کوئی بات ہے۔ ان کا فہم دین بس اتنا ہے کہ جنرل ضیاء الحق نے نفاذ اسلام کے لئے ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ملک میں حدود قوانین نافذ کردو۔ یعنی ان کا مذہب بس یہی ہے کہ چند جرائم کی سزا نافذ کردی جائے۔ انہیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ اسلام وہ معاشرہ کس طرح قائم کرتا ہے جہاں جرائم کے امکانات اور اسباب ختم ہوجاتے ہیں گویا یہ لوگ معاشرے کو مذہب کے روشن پہلو نہیں دکھا سکے بلکہ انہوں نے جو تصور دین پیش کیا وہ لوگوں کو مذہب سے دور کرنے کا باعث بنا ہے۔

(روزنامہ اساس لاہور 19 جون 2005ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124537 میں Tahir Mahmood

ولد Tariq Mhamood قوم...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wandsworth ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت پارٹ ٹائم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Tahir Mahmood گواہ شد نمبر 1۔ Ijaz Ahmad s/o Atta Ullah گواہ شد نمبر 2۔ Mirza Hafeez Ahmad s/o Mirza Latif Ahamd

مسل نمبر 124538 میں نیر بشیر

زوجہ ڈاکٹر چوہدری بشیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الفتوح یو کے ضلع و ملک یو۔ کے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جیولری 170.6 گرام 4000 پونڈ سٹرلنگ اس وقت مجھے مبلغ 50 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نیر بشیر گواہ شد نمبر 1۔ راجہ عبدالحمید ولد راجہ صوبہ خان گواہ شد نمبر 2۔ منور احمد ولد چوہدری سعید احمد

مسل نمبر 124539 میں سمیع اللہ

ولد صوفی مطیع اللہ خان قوم...... پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Waudsworth Town ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت Job مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سمیع اللہ گواہ شد نمبر 1۔ داؤد احمد چوہدری ولد چوہدری ناصر احمد گواہ شد نمبر 2 آصف احمد

مسل نمبر 124540 میں رحمان احمد

ولد نذیر احمد قوم جٹ پیشہ ڈرائیور عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Martle Pool ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رحمٰن احمد گواہ شد نمبر 1۔ ودود احمد داؤد ولد داؤد احمد ظفر گواہ شد نمبر 2۔ شیراز سلام کاس ولد عبدالسلام کاس

مسل نمبر 124541 میں فوزیہ محمود

بنت خالد محمود قوم...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الفتوح ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) جیولری 13.49 گرام 270 پونڈ سٹرلنگ اس وقت مجھے مبلغ 50 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فوزیہ محمود گواہ شد نمبر 1۔ خالد محمود ولد چوہدری نور محمد گواہ شد نمبر 2۔ ظریف احمد قمر ولد محمد شریف احمد

مسل نمبر 124542 میں Muhammad Amir Nawaz

ولد Nasir Mahmood قوم راجپوت پیشہ خادم مسجد عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہارٹلے پول ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23۔ اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1800 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Amir Khalid گواہ شد نمبر 1۔ Nair Ahmad s/o Ameer Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Ali Ahmad s/o Muhammad Akbar

مسل نمبر 124543 میں Aneela Mahmood

بنت Tariq Mahmood قوم...... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Southmead ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 60 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Aneela Mahmood گواہ شد نمبر 1۔ Tariq Mahmood s/o Ch. Nazir Ahmad Athwal گواہ شد نمبر 2۔ N. A. Mahmood Bahtti s/o Ghulam A Bhatti

مسل نمبر 124544 میں Adeeba Mahmood

بنت Tariq Mahmood قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sothmade ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Adeeba Mahmood گواہ شد نمبر 1۔ Tariq Mahmood s/o Ch. Nazir Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ A.N Mahmood Bahtti s/o Ghulam Ahmad Bhatti

مسل نمبر 124545 میں IbraheemAhmedKhan

ولد Mansur Nadeem Khan قوم...... پیشہ انجینئرنگ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bihau Central ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جولائی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2100 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibraheem Ahmed Khan گواہ شد نمبر 1۔ Kashif Waheed s/o Abdul Aziz گواہ شد نمبر 2۔ Sharjeel Ahmed Tahir s/o Tahir Ahmed Nasir

مسل نمبر 124546 میں Nasir Anjum Ahmad Akhtar

ولد Bashir Ahmad Akhtar قوم...... پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Nerton Park ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان مشترکہ 1/2 حصہ 11 لاکھ پونڈ سٹرلنگ (2) مکان مشترکہ 1/2 حصہ 2 لاکھ 25 ہزار پونڈ سٹرلنگ اس وقت مجھے مبلغ 83,520 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nasir Anjum Ahmad Akhtar گواہ شد نمبر 1۔ Bashri A Akhtar s/o Mohamed Deen گواہ شد نمبر 2۔ Tahir Ahmad Akhtar s/o Bashir Akhtar

مسل نمبر 124547 میں عالیہ ناصر

بنت ناصر جمشید قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Swansea ضلع و ملک یو۔ کے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عالیہ ناصر گواہ شد نمبر 1۔ آصف بسرا ولد محمد اقبال بسرا گواہ شد نمبر 2۔ شکیل احمد ولد سعید احمد

مسل نمبر 124548 میں Muneer Uddin

ولد Mahmood Uddin قوم...... پیشہ...... عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Hudderfield North ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1,040 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muneer Uddin گواہ شد نمبر 1۔ Nidaul Haq s/o Fathul Haq گواہ شد نمبر 2۔ Kareem Uddin s/o Nasir Uddin

مسل نمبر 124549 میں Usmaan Naveed Omer

ولد Dr Fazal Omer قوم...... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہارٹلے پول ضلع و ملک U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Usmman Naveed Omer گواہ شد نمبر 1۔ Syed Hashim Akbar Ahmad s/o Syed Mohammad Ahmad گواہ شد نمبر 2 Muhammad Ali Ahmad s/o Muhammad Akbar

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب آمین

مکرم افضل محمود صاحب مربی سلسلہ ناصر آباد فارم ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مدبر محمود واقف نو عمر قریباً 6 سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ 22۔اکتوبر 2016ء کو تقریب آمین ہوئی مکرم ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم محمود احمد مبشر صاحب ابن مکرم صوفی احمد دین صاحب کا پوتا، حضرت مولوی نظام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم کرامت حسین مختار صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم پڑھنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ غازی اندرون شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غازی اندرون ضلع شیخوپورہ کے دو بچوں تیمور احمد عمر 16 سال اور شرجیل احمد عمر 14 سال پسران مکرم اشتیاق احمد صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 7 مئی 2016ء بعد نماز مغرب غازی اندرون میں منعقد ہوئی۔ ان سے مکرم وجاہت احمد صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے قرآن کریم سنا اور خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو روزانہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی و درخواست دعا

یہ اعلان کچھ درستی کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے

مکرم مبارک احمد سونگی صاحب کارکن دفتر صدر عمومی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ رمشاء حسن صاحبہ گلشن راوی لاہور نے امسال سالانہ علمی ریلی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مقابلہ تلاوت میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین ثم آمین

تربیتی پروگرام

مکرم نوید انجم صاحب مربی سلسلہ سرگودھا شہر تحریر کرتے ہیں کہ حلقہ مبارک سرگودھا نے مورخہ 16؍اکتوبر 2016ء کو تربیتی پروگرام منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحب حلقہ نے سیرۃ النبی ﷺ، خاکسار نے والدین کی ذمہ داریوں اور مکرم جاوید گھمن صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا نے نظام وصیت اور خطبات امام کی اہمیت پر تقاریر کیں۔ 48۔افراد نے جلسہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نور الٰہی بشیر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ عائشہ بشیر صاحبہ اہلیہ محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مرحوم کافی بیمار ہیں اور ان کے گردوں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ 19؍اکتوبر سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے CCU میں داخل تھیں اور گردے واش ہوتے رہے اب مزید علاج کے لئے انہیں سرگودھا ہسپتال Refer کر دیا گیا ہے۔ ان کی کامل صحت یابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم زبیر احمد اظہر صاحب نصیر آباد غالب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ساس مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مختار احمد وڑائچ صاحب چک 71 جنوبی ضلع سرگودھا مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اور سرگودھا کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ مگر بیماری میں افاقہ نہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میری خوشدامن محترمہ لطیفاں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب مرحوم مورخہ 17۔اکتوبر 2016ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 21۔اکتوبر کو بیت مبارک ربوہ میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمد احمد صاحب، مکرم محمد احسن صاحب مقیم جرمنی سات بیٹیاں، سات پوتے پوتیاں اور 24 نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت مرد سپورٹس ٹیچر

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ نصرت جہاں بوائز کالج کے لئے فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹر کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت کے حامل مرد حضرات درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

تعلیمی قابلیت: بی اے، ایم اے

(فزیکل ایجوکیشن کے ساتھ)

مضامین: فزیکل ایجوکیشن

سپورٹس کا تجربہ رکھنے والے افراد کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹس سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ولد مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب مرحوم آف تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال مورخہ 13؍اکتوبر 2016ء منگورہ سوات میں حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر 68 سال وفات پا گئے۔ بیرون ملک سے بیٹی کی آمد کے بعد مورخہ 16؍اکتوبر کو صبح 11 بجے تلونڈی بھنڈراں میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں بعد تدفین دعا کروائی۔ مرحوم 1970ء سے منگورہ میں طاہر سلک کے نام سے اپنی ٹیکسٹائل ملز چلا رہے تھے اور جماعت منگورہ سوات کے بانی صدر تھے۔ آپ کو 1989ء تا 2013ء تقریباً 24 سال بطور صدر جماعت کی توفیق ملی۔ مرحوم مخلص ملنسار، ہمدرد اور مہمان نواز، دلیر احمدی اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ 1974ء اور اس کے بعد 1998ء میں آنے والے ابتلاؤں میں خدا کے فضل سے نہایت ثابت قدم رہے۔ 1998ء میں آپ کے ایک بیٹے عادل سہیل اور منگورہ میں تعینات مکرم کرامت اللہ صاحب مربی سلسلہ کو 298 سی کے تحت گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس موقع پر بھی آپ نے جرأت اور استقامت سے ان حالات کا مقابلہ کیا اور سرخرو ہو کر نکلے۔ آپ کے پسماندگان میں سات بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ انہوں نے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ اور برسرروزگار ہیں۔ بیوہ کے علاوہ پسماندگان میں مکرم عظمت سہیل صاحب ایم بی اے، مکرم اظہر سہیل صاحب بی اے، ویٹرنری ڈاکٹر مکرم عقیل سہیل صاحب، مکرم عادل سہیل صاحب بی اے مکرم عمران سہیل صاحب، مکرم فرخ سہیل صاحب بی اے، ویٹرنری ڈاکٹر مکرم اسد سہیل صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ فرح ناز صاحبہ ایم فل حال مقیم کینیڈا یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

سچا ایمان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’حبّی فی اللہ شیخ حامد علی۔ یہ جوان صالح اور ایک صالح خاندان کا ہے اور قریباً سات آٹھ سال سے میری خدمت میں ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھ سے اخلاص اور محبت رکھتا ہے۔ اگرچہ دقائق تقویٰ تک پہنچنا بڑے عرفاء اور صلحاء کا کام ہے۔ مگر جہاں تک سمجھ ہے اتباع سنّت اور رعایت تقویٰ میں مصروف ہے۔ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ ایسی بیماری میں جو نہایت شدید اور مرض الموت معلوم ہوتی تھی اور ضعف اور لاغری سے میّت کی طرح ہو گیا تھا۔ التزام ادائے نماز پنجگانہ میں ایسا سرگرم تھا کہ اس بے ہوشی اور نازک حالت میں جس طرح بن پڑے نماز پڑھ لیتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ انسان کی خداترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدائے تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا دولتمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ شیخ حامد علی نے خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عاجز کے کئی نشان دیکھے ہیں اور چونکہ وہ سفر و حضر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہتا ہے اس لئے خدائے تعالیٰ اس کے لئے ایسے اسباب پیدا کرتا رہا اور وہ اپنی آنکھ سے دیکھتا رہا کہ کیوں کر خدائے تعالیٰ کی عنایتیں اس طرف رجوع کر رہی ہیں اور کیوں کر دعاؤں کے قبول ہونے سے خارق عادت نشان ظہور میں آئے۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

فضائی آلودگی و موسمی فلو سے بچاؤ کی تدابیر

پنجاب میں مختلف علاقوں میں Smog کا راج ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ بیمار بھی ہو رہے ہیں اور حادثے بھی ہو رہے ہیں۔ اس موسمی صورتحال کا سبب فضائی آلودگی اور موسمی بارش کا نہ ہونا ہے۔ چند احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں۔

☆ گھر سے باہر نکلتے وقت ماسک کا استعمال یقینی بنائیں۔

☆ کھانستے اور چھینکتے وقت منہ اور ناک پر رومال یا ٹشو پیپر سے ڈھانپ لیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھوں، منہ یا ناک کو نہ چھوئیں۔

☆ نزلہ، زکام یا فلو کی صورت میں ماسک کا استعمال کریں۔

☆ اگر ٹشو پیپر یا رومال دستیاب نہ ہو تو ہاتھوں کی بجائے منہ کے آگے بازو رکھیں۔

☆ مرض کی صورت میں عام میل جول سے پرہیز رکھیں۔

☆ مریض کے زیر استعمال رومال، تولیہ وغیرہ علیحدہ رکھیں۔

☆ ممکن ہو تو فلو سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

(محکمہ صحت۔ حکومت پنجاب)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

وردہ فیبرکس
1۔ ڈیجیٹل کھدر شرٹ پیس
2۔ ڈیجیٹل لیلن شرٹ پیس Fiza Noor
3۔ ڈیجیٹل لیلن امبرائیڈری شرٹ پیس
4۔ ڈیجیٹل لیلن 3P
5۔ بی کھدر 2P بی کاٹن 2P
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

مردانہ+ گل احمد+ الکرم+ نشاط+ لیلن اور بجلی
لیڈیز تمام برانڈ اور بجلی دستیاب ہے۔
کامدار ورائٹی۔ لہنگا۔ فراک۔ ساڑھی دستیاب ہے
نیز کامدار ورائٹی آرڈر پر تیار کی جاتی ہے۔
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
اقصیٰ روڈ ربوہ
رابطہ نمبر: 0333-9793375

تاریخ عالم 5 نومبر

☆ 1556ء: شہنشاہ اکبر نے اپنے والد ہمایوں کی جگہ اقتدار سنبھالا۔

☆ 1894ء: حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا کہ برروئے من انوار ہا بتافت۔ ترجمہ: میرے چہرہ پر اس کے انوار ہویدا ہیں۔

(ب) برروئے من انوار سعادت بتافت۔ ترجمہ: میرے چہرہ پر خوش بختی کے انوار ہویدا ہیں۔

☆ 1982ء: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک جدید کے دفتر اوّل اور دوم کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی تحریک فرمائی۔

☆ 1982ء: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے افتتاحی خطاب میں انصاراللہ اور خدام کو خصوصی رضا کارانہ وقف کی تحریک فرمائی۔

☆ 2004ء: کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر پنجم کا آغاز کیا اور بچوں اور نومبائعین کو تحریک جدید میں شمولیت کی تحریک فرمائی۔

(مرسلہ: مکرم فرید احمد حفیظ صاحب)

☆............☆............☆

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ شاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

ربوہ گرائمر سکول
روزگار کے مواقع
مندرجہ ذیل خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔
(1) انگلش ٹیچر برائے کلاس 5th
(2) میتھ (حساب) ٹیچر برائے کلاس 3rd
(3) ٹیچر برائے جونیئر کلاس
نیز فل ٹائم آیا (Caretaker) کی ضرورت ہے۔
خواہشمند خواتین دفتری اوقات میں رابطہ کریں۔
27/1 دارالصدر شمالی ربوہ: 047-6212132
0332-4127868

پلگز میں تین پرانگز کی وجہ

کمپیوٹر یا سمارٹ فون لیپ ٹاپ کے کچھ چارجرز کے پلگ میں دو جبکہ کچھ میں تین پرانگ ہوتے ہیں۔ یہ دراصل مکمل طور پر تحفظ کے نقطہ نظر سے بنائے جاتے ہیں۔

بجلی کی لہر ایک سرکٹ میں کام کرتی ہے اور اگر کسی پلگ میں تین پرانگ ہوں تو وہ برقی مصنوعات کے چیس سے منسلک ہوتا ہے۔ درحقیقت پلگ کا ایک پرانگ گرم سلاٹ ہوتا ہے، دوسرا نیوٹرل جبکہ تیسرا بجلی کی طاقت کو کنٹرول کرنے کا کام کرتا ہے۔ وہ گھریلو مصنوعات جو 110 یا 220 واٹ بجلی استعمال کرتی ہیں، اگر انہیں اچانک بجلی کے زیادہ وولٹیج ملے، تو آگ لگنے یا ان کے جلنے کا ڈر ہوتا ہے اور ان حالات میں یہ تیسرا پرانگ تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح نیوٹرل پرانگ، ہاٹ پرانگ کے ساتھ بجلی کا چکر مکمل کرتا ہے، دوسری جانب تیسرا پرانگ سرکٹ سے عام طور پر منسلک نہیں ہوتا بلکہ ڈیوائس کے باہر کنڈکٹو حصوں سے جڑا ہوتا ہے جو زمین سے لگے ہوں۔

عام حالات میں تو یہ غیر ضروری ہوتا ہے مگر پاکستان جیسے ملک میں جہاں بجلی کے وولٹیج کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہے، وہاں یہ ضرور کام آتا ہے کیونکہ یہ نیوٹرل اور ہاٹ پرانگ کو ڈیوائس کے باہری حصوں سے جڑنے سے روکتا ہے اور اس طرح کرنٹ لگنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

(ایکسپریس یکم اگست 2016ء)

☆......☆......☆

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 4 نومبر 2016ء کو صفحہ 6 پر احمدیہ امن انعام 2017ء حاصل کرنے والی مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ کی تاریخ پیدائش غلط شائع ہوگئی ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش جنوری 1932ء ہے۔

اعلیٰ کوالٹی
مناسب دام
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 03356749172

BETA PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 5 نومبر

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:25
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	16 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 نومبر 2016ء

12:30 am	خطبہ جمعہ Live از کینیڈا
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا یارک یونیورسٹی کینیڈا میں خطاب
6:00 pm	انتخاب سخن Live
8:05 pm 11:00 pm	حضور انور کا یارک یونیورسٹی کینیڈا میں خطاب

حامد احمد
حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔ کارکنان کیلئے خصوصی رعایت
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

نیو ڈیزائن نیو ڈیزائن
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
ربوہ: 047-6212310

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل: 0333-6707165

طیب احمد
(Regd.) First Flight COURIERS
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے
DHL Service provider
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10